© rasailojaraid.com

مولانا عزیز زبیدی ۔ وار برٹن

قومِ نوح ۔۔۔ قرآنِ کریم کے آئینہ میں

قومِ نوح کا مسکن، مولد اور سرزمین، عرب ہے بعض علماء کا کہنا ہے کہ دجلہ اور فرات کے مابین جو علاقہ ہے، وہی اس کا مولد اور مسکن ہے۔

قرآنِ حمید نے ذکرِ اقوام میں، اقوامِ عالم کے نسلی اور جغرافیائی خاکے اور سوانح بیان نہیں کیے کیونکہ خدا کے ہاں ان کی بابت کوئی پرسش نہیں ہوگی اور نہ ہی اس میں بندہ کے کسب و عمل کا کوئی دخل ہے۔ اس لیے ہمیشہ قوموں کے کیر یکٹر اور کردار پر اس کی نگاہ رہی ہے اور جب کبھی ان کو تولا ہے تو اسی ترازو میں تولا ہے، اور انہی پیمانوں سے ان کو ناپا ہے۔

قومِ نوح میں انبیاء

حضرت نوح علیہ السلام کی طرح اور بھی کئی ایک انبیاء علیہم السلام قوم نوح میں مبعوث ہوئے

كَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ نِ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ قومِ نوح نے رسولوں کو جھٹلایا۔[1]

حضرت نوح علیہ السلام کو بھی ان کی اصلاح کے لیے بھیجا گیا۔

وَ لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰى قَوْمِهٖ[2] ہم نے نوح کو ان کی قوم کی طرف پیغمبر بنا کر بھیجا۔

---

[1] پ ۱۹۔ الشعراء۔ ع ۶

[2] پ ۲۰۔ العنکبوت۔ ع ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مدّتِ تبلیغ

دوسرے انبیاء کرام علیہم السلام کے بارے میں تو کچھ پتہ نہیں چلتا کہ، قومِ نوح کی اصلاح کے لیے انہوں نے کتنی کتنی عمریں کھپائیں، لیکن حضرت نوح علیہ السلام کے متعلق قرآنِ کریم نے انکشاف کیا ہے کہ انہوں نے ان کو سیدھی راہ پر لانے کے لیے "تقریباً" ساڑھے نو سو سال کام کیا تھا:

فَلَبِثَ فِيهِمْ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِينَ عَامًا [۱] تو وہ پچاس برس کم ہزار سال ان میں رہے۔

لیکن......

لیکن ان اولو العزم مسیحاؤں کی مسیحائی ان کے کچھ کام نہ آئی اور معدودے چند افراد کے سوا اور کوئی بھی ایمان نہ لایا۔

وَمَا آمَنَ مَعَهُ إِلَّا قَلِيلٌ ۝ [۲] تھوڑے سے افراد کے سوا آپ کے ساتھ اور کوئی ایمان نہ لایا۔

مفسرین نے لکھا ہے کہ:-

"ان کی تعداد اسّی مرد یا کم و بیش تھی۔" [۳]

مزید کی توقع بھی نہیں رہی تھی

جتنے ایمان لا چکے تھے۔ آخر دم تک اتنے ہی رہے۔ بعد میں بھی ان میں مزید اضافہ کی کوئی توقع نہیں رہی تھی:-

وَمَا كَانَ أَكْثَرُهُمْ مُؤْمِنِينَ ۝ [۳] اور ان کی اکثریت ایمان لانے والی تھی بھی نہیں۔

حضرت نوح علیہ السلام مایوس ہو کر بولے:-

وَلَا يَلِدُوا إِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ [۴] (الٰہی) ان سے جو نسل چلے گی وہ بھی سب بدکردار اور کٹر کافر ہی ہوں گے۔

---

[۱] پ ۲۰۔ العنکبوت۔ ع ۲ [۲] پ ۱۲۔ ہود۔ ع ۴
[۳] عثمانی [۴] پ ۲۹۔ نوح۔ ع ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بلکہ یہ دوسروں کو بھی لے ڈوبیں گے۔

اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ [1] (خدایا!) یہ پکی بات ہے کہ اگر تو نے ان کو (زندہ) چھوڑا تو یہ تیرے بندوں کو گمراہ ہی کرینگے

ان آیات کریمہ اور پیغمبرِ خدا کی مایوسیوں کے اظہار سے معلوم ہوتا ہے کہ قومِ نوح میں حاملینِ حق کی تعداد اور ان کی جمعیت کم تھی، بد اور منکرینِ حق کی زیادہ تھی۔ اور تقریباً تقریباً ہر زمانہ میں یہی حال اور یہی نسبت رہی ہے۔ دور جانے کی ضرورت نہیں، اپنے گرد و پیش نظر ڈال کر دیکھ لیجئے، سب جگہ یہی سماں طاری نظر آئے گا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

آپ سوچتے ہوں گے کہ بات کیا ہے، وہ ایسے کیوں نکلے؟ بات یہ ہے کہ ان کے کام ہی کچھ ایسے تھے۔ کردار کا سیرت پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے۔ قومِ نوح کی ذہنی اور عملی کیفیت کیا تھی۔ ان کی زندگی کے تانے بانے اور طول و عرض کی کیا نوعیت تھی اور اپنی افتادِ طبع کے لحاظ سے وہ انسانیت سے زیادہ قریب تھی یا بہیمیت سے؟ مندرجہ ذیل سطور میں آپ اس کی اجمالی تصویر اور خاکہ ملاحظہ فرمائیں۔

بت پرستی

قومِ نوح کی یہ عادت تھی کہ جیتے جی تو اللہ والوں کی ایک نہیں سنتی تھی۔ جب وہ اللہ سے جا ملتے تو انہیں خدا اور مشکل کشا بنا ڈالتی تھی۔ جب تک پیشانی غیر داغدار رہتی۔ غیروں کے آستانوں کے لیے وقف رہتی۔ جب داغدار ہو کر کوڑھی ہو جاتی تو خدا کے حضور پیش کر دی جاتی۔ چنانچہ انہوں نے ایک دوسرے کو بت پرستی پر ثابت قدم رہنے کی وصیت کرتے ہوئے کہا کہ:

لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ [2] (بھائیو) اپنے خداؤں کو نہ چھوڑیو۔

چند دیوتا

قرآن کریم نے ان کے ان دیوتاؤں کا بھی ذکر کیا ہے جن کی یہ لوگ پوجا کیا کرتے تھے۔

---

[1] پ ۲۹۔ نوح۔ ع ۲ [2] ایضاً

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا وَّلَا سُوَاعًا وَّ لَا يَغُوْثَ وَ يَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ [1]

(خاص کر) ود، سواع، یغوث، یعوق اور نسر کو نہ چھوڑیو۔

دراصل بت پرستی، خدا نافہمی اور مقام آدمیت سے بے خبری کا نتیجہ ہے۔

ان کی پختہ زناری

انبیاء کرام علیہم السلام کی دعوت اور پاک زندگی میں بلا کی کشش ہوتی ہے، سوز اور اخلاص کا مرقع ہوتی ہے۔ مگر افسوس! یہ قوم اور ہی سخت جان نکلی، حضرت نوح علیہ السلام کی دوا اور دعا کی ساری کوششیں ساحل سے ٹکرائیں اور پلٹ گئیں۔ انہوں نے آپ کی ایک نہ سنی۔ بلکہ آپ کو یہ ٹکا سا جواب دے ڈالا کہ:

فَأْتِنَا بِمَا تَعِدُنَا إِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ ۝ [2]

(جاجا میاں!) اگر تو سچا ہے تو وہ ہم پر دے مار جس کی (دن رات) تو ہمیں دھمکیاں دیتا رہتا ہے

حضرت نوح علیہ السلام نے ان کی یہ پختہ زناری دیکھ کر رب کے حضور میں فریاد کی:

رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝

الٰہی! کافروں میں سے ایک بھی روئے زمین پر (زندہ) نہ چھوڑیو۔ اگر تو نے ان کو (زندہ) چھوڑا (تو) یہ تیرے بندوں کو گمراہ کریں گے اور جو جنیں گے وہ بھی بدکار اور رکٹے کافر ہی ہوں گے۔

عجیب سا جواب

حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم سے اپیل کی کہ:

لَا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ ۝

خدا کے سوا اور کسی کی عبادت نہ کیا کرو۔ مجھ کو تمہاری نسبت ایک دردناک دن کے عذاب

[1] پ۲۹۔ نوح۔ ع۲ [2] ایضاً [3] ایضاً [4] پ۱۲۔ ہود۔ ع۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کا اڑا ہی، ڈر لگتا ہے۔

تو قوم کے رہنماؤں نے جواب دیا:

مَا نَرٰىكَ اِلَّا بَشَرًا مِّثْلَنَا ؎۱ — ہم کو تو تم ہمارے جیسے بشر ہی دکھلائی دیتے ہو

غور فرمایئے! اس جواب کو آپ کی اپیل سے کیا نسبت اور کیا تک ہے۔؟

فسق و فجور کی مستی

ایک انسان مشرک اور کافر ہونے کے باوجود شریف ہوسکتا ہے اور ہوتا ہے لیکن ان کی شومیٔ قسمت دیکھیے کہ مشرک ہونے کے ساتھ ساتھ غنڈے اور بدمعاش بھی تھے۔ بات افراد کی نہیں پوری قوم کی ہے۔

فرمایا:

وَ كَثِيْرٌ مِّنْهُمْ فٰسِقُوْنَ ۞ ؎۲ — بہتیرے ان میں فاسق ہیں۔

ایک اور مقام پر فرمایا:

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا قَوْمًا فٰسِقِيْنَ ۞ ؎۳ — اور ان سے (پہلے ہم) قوم نوح کو ہلاک کرچکے تھے، اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ فاسق و فاجر قوم تھی۔

بڑی ہی ظالم اور سرکش

یہ قوم بڑی ہی ظالم اور بڑی ہی سرکش تھی۔

وَ قَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَ اَطْغٰى ۞ ؎۴ — اور اس سے پہلے قوم نوح کو (بھی باقی نہ چھوڑا) یقین کیجیے! یہ قوم بڑی ہی ظالم اور بہت ہی سرکش تھی۔

؎۱ پ۱۲۔ ہود۔ ع ۳ ؎۲ پ۲۷۔ الحدید۔ ع ۴
؎۳ پ۲۷۔ الذاریات۔ ع ۲۔ ؎۴ پ۲۷۔ النجم۔ ع ۳

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تکذیبِ آیات وانبیاء

اللہ کی کتابوں اور اس کے پاک رسولوں کو جھٹلانا۔ عموماً سرکشوں کا شیوہ ہوتا ہے۔ چنانچہ وہ قوم اس میں بھی پیش پیش تھی۔

اَلَّذِیْنَ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا [۱] وہ لوگ جنہوں نے ہماری آیات کو جھٹلایا۔

کَذَّبَتْ قَوْمُ نُوْحِ نِ الْمُرْسَلِیْنَ ۝ [۲] (حضرت) نوحؑ کی قوم نے رسولوں کو جھٹلایا۔

حضرت نوحؑ کو بھی جھٹلایا:

فَکَذَّبُوْهُ [۳] تو انہوں نے اس کو جھٹلایا۔

چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے رب سے اس کی شکایت بھی کی:

رَبِّ اِنَّ قَوْمِیْ کَذَّبُوْنِ ۝ [۴] میرے رب! مجھے میری قوم نے جھٹلایا۔

چنانچہ اس کی پاداش میں اس کو دھر لیا گیا۔

وَ قَوْمَ نُوْحٍ لَّمَّا کَذَّبُوا الرُّسُلَ اَغْرَقْنٰهُمْ [۵] اور قوم نوحؑ نے بھی جب رسولوں کو جھٹلایا تو ہم نے اس کو غرق کر دیا۔

نافرمانوں کا اتباع

سچی رہنمائی (آیات الٰہی) اور سچے رہنماؤں (انبیاء کرام) کی تکذیب جس قوم کی گھٹی میں پڑ جاتی ہے وہ کبھی بھی ساحلِ عافیت سے ہمکنار نہیں ہو سکتی۔ پاک لوگوں سے کٹنے کے بعد ایسی قوم پھر نابکار لوگوں کی قیادت میں ہی چلی جاتی ہے۔ چنانچہ یہاں بھی ایسا ہی ہوا۔ انہوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا اور دل کھول کر ڈٹ کر، اکڑ کر اور تن کر پاک رسولوں کی تکذیب کی۔ پھر یہاں سے اٹھے اور خدا کے نافرمانوں اور دھن دولت والوں کے پیچھے جا کھڑے ہوئے۔

---

[۱] پ۸۔ الاعراف۔ ع۸ [۲] پ۱۹۔ الشعراء۔ ع۶ [۳] پ۸۔ الاعراف۔ ع۸

[۴] ایضاً [۵] پ۹۔ الاعراف۔ ع۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

رَبِّ إِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ وَاتَّبَعُوْا	الٰہی! ان لوگوں نے میرا کہا نہیں مانا اور
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ	ان لوگوں کا اتباع کیا جن کو ان کے مال
اِلَّا خَسَارًا [1]	اور ان کی اولاد نے صرف گھاٹے میں ڈالا

یہ عام بیماری ہے کہ دنیا دھن دولت والوں کا احترام کرتی ہے۔ اللہ والوں کی کوئی نہیں سنتا دیکھ لیجیے:

جَحَدُوْا بِاٰيٰتِ رَبِّهِمْ وَعَصَوْا رُسُلَهٗ	انہوں نے اپنے رب کی آیات کا انکار کیا اور
وَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ كُلِّ جَبَّارٍ عَنِيْدٍ	اس کے رسولوں کی نافرمانی کی اور ہر سخت گیر
	اور دشمنِ (خدا) کے کلمہ پر چلتے رہے۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذکر میں فرمایا کہ ان کی تو کسی نے نہ سنی، لیکن:

فَاتَّبَعُوْٓا اَمْرَ فِرْعَوْنَ [3]	انہوں نے فرعون کے ہر حکم کا اتباع کیا۔

آہ! یہی کچھ آج ہو رہا ہے۔ اہلِ دل اور اکابرِ دین کی تو کوئی نہیں سنتا۔ اگر سنی جاتی ہے تو صرف ان کی، جن کے ہاتھ میں لٹھ اور جیب میں پیسے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

تقلیدِ آباء

ایک اور روگ جو ان کو گھن کی طرح کھا گیا تھا، وہ آباء و اجداد کی اندھی تقلید اور ان کی رسوماتِ باطلہ کی پیروی تھی۔ اس نے تو ان سے نیکی کی استعداد اور توفیقِ خیر بھی چھین لی تھی۔ جب کبھی ان کے سامنے حق کی کوئی بات رکھی جاتی تو وہ ہمیشہ یہ کہہ کر اسے ٹھکرا دیتے کہ:

"خدا جانے! یہ باتیں کہاں سے نکال کر لے آتے ہو۔ آخر باپ دادا ہمارے بھی تو ہیں انہوں نے تو ہمیں کبھی کوئی ایسی بات نہیں سنائی۔ دراصل تم ہمیں ہمارے آباء و اجداد سے رشتے کاٹ کر پھینک دینا چاہتے ہو۔"

---

[1] پ ۲۹۔ نوح۔ ع ۲ [2] پ ۱۲۔ ھود۔ ع ۵ [3] پ ۱۲ [redacted] د۔ ع ۸

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَصُدُّوْنَا عَمَّا كَانَ يَعْبُدُ اٰبَآءُنَا [1]

تم چاہتے ہو کہ جن کو ہمارے آباء و اجداد پوجتے چلے آتے ہیں۔ ان (کی غلامی) سے تم ہمیں روک دو۔

آباء و اجداد کا جائز احترام اور ان کے مفید تجربات سے استفادہ کرنا ایک جائز ضرورت ہے۔ لیکن ان کی اندھی تقلید گناہ ہے۔ ماضی کے تجربات کی اساس پر مستقبل کی تعمیر ہوتی ہے لیکن تقلید کے محور پر ہزاروں سال گھومتے رہنے سے انسان ایک اِنچ بھی آگے نہیں بڑھ سکتا۔ تقلید خود اعتمادی کی دشمن، حرکت کے خلاف ایک جارحیت، اور حرارتِ عمل کے لیے اوس سے بھی بدتر شے ہے۔ مقتدا باپ دادا ہوں یا بزرگانِ دین۔ تقلید کے میدان میں ان کی حیثیت "محاکمہ" کی ہوتی ہے۔ قرآن و حدیث کا کچھ ارشاد ہو، ان کو اعتماد اپنے پیشوا پر رہتا ہے۔ جس کو وہ قبول کرلیں۔ اس کو وہ بھی آنکھوں پر رکھ لیں گے۔ ورنہ اس کو رد کر دیں گے۔

صدائے حق سے فرار

حضرت نوح علیہ السلام جب قدر ان کو اپنی طرف بلاتے تھے۔ یہ لوگ آتنا ہی الٹا چلتے اور بھاگتے تھے۔ کانوں میں انگلیاں ٹھوس لیتے اور منہ چھپا کر کھسک جاتے تھے۔

قَالَ رَبِّ اِنِّيْ دَعَوْتُ قَوْمِيْ لَيْلًا وَّنَهَارًا ۝ فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيْٓ اِلَّا فِرَارًا ۝ وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا [2] ۝

(حضرت نوح نے) کہا الٰہی میں نے اپنی قوم کو رات کے وقت بھی پکارا اور دن کے وقت بھی (بلایا) تو میرے بلانے کا ان پر یہ اثر ہوا کہ جتنا زیادہ بلایا اتنا ہی زیادہ بھاگے اور جب میں نے ان کو بلایا کہ (یہ تیری طرف رجوع ہوں اور) تو ان کے گناہ معاف فرمائے، انہوں

---

[1] پ۱۳۔ ابراہیم۔ ع۲ [2] پ۲۹۔ نوح۔ ع۱

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

نے اپنے کانوں میں انگلیاں ٹھونس لیں اور (اوپر سے) اپنے کپڑے اوڑھ لیے (کہ ان کو میری صورت دکھائی نہ دے۔) اور ضد کی اور شیخی میں آکر اکڑ بیٹھے۔

یہ ذہنیت کفار اور متکبرین میں قدرِ مشترک کی حیثیت رکھتی ہے۔ صدائے حق کے سامنے تن جاتے ہیں یا کوسوں دور بھاگنے کی کرتے ہیں۔ دوسرے مقام پر اسی ذہنیت کی یوں تصویر کھینچی ہے:

فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِينَ ○ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ○ فَرَّتْ مِنْ قَسْوَرَةٍ ○ [1]

تو اب ان کو کیا ہو گیا ہے کہ وہ نصیحت سے روگردانی کرتے ہیں۔ گویا کہ وہ جنگلی گدھے ہیں (اور) شیر (کی صورت) سے بدک کر بھاگتے ہیں

گدھے کی فطرت ہے کہ اگر وہ وحشی اور جنگلی ہے تو وہ بدک کر بھاگے گا۔ اگر غیر وحشی اور پالتو ہے تو جب اس کو آگے کی طرف کھینچو گے تو وہ پیچھے کی طرف گرے گا۔ تن جائے گا۔ اکڑے گا۔ بعینہٖ یہی کیفیت ان کی ہے۔

مادہ پرستی

مادیات سے بے نیازی ناممکن ہے۔ لیکن ایسا انہماک کہ ان کے پرے خدا بھی نظر نہ آئے۔ بہت بڑی کافری ہے۔ مگر آہ! قوم نوح بھی اسی خوف الذکر مرض میں مبتلا تھی۔ خود خانوادۂ نبوت کے چشم و چراغ (پسرِ نوح) نے اس میدان میں جو کردار پیش کیا وہ اس کی پوری پوری نشان دہی کرتا ہے۔

بدکرداروں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے کے لیے بپھرا ہوا سیلاب بلا اور طوفان اٹھا اور خدا کا غضب بن کر ساری آبادی پر چھا گیا۔ مگر افسوس! اس وقت بھی اس کی نگاہ مادی وسائل پر ہی لگی رہی اور اپنے شفیق باپ اور پاک نبی کو یہ کورا سا جواب دے ڈالا۔

[1] پ ۲۹۔ المدثر۔ ع ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

وَ هِيَ تَجْرِيْ بِهِمْ فِيْ مَوْجٍ كَالْجِبَالِ وَ نَادٰى نُوْحُ نِ ابْنَهٗ وَ كَانَ فِيْ مَعْزِلٍ يّٰبُنَيَّ ارْكَبْ مَّعَنَا وَ لَا تَكُنْ مَّعَ الْكٰفِرِيْنَ ○ قَالَ سَاٰوِيْٓ اِلٰى جَبَلٍ يَّعْصِمُنِيْ مِنَ الْمَآءِ ط قَالَ لَا عَاصِمَ الْيَوْمَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ ط وَ حَالَ بَيْنَهُمَا الْمَوْجُ فَكَانَ مِنَ الْمُغْرَقِيْنَ ○ [۱]

اور کشتی ان کو پہاڑ جیسی موجوں میں لیے جا رہی تھی اور (حضرت) نوح نے اپنے بیٹے کو پکارا اور وہ ان سے الگ تھا کہ بٹیا! ہمارے ساتھ سوار ہو جا اور کافروں کا ساتھ چھوڑ دے۔ وہ بولا کہ میں کسی پہاڑ کی پناہ لے لونگا۔ (حضرت) نوح نے کہا آج اللہ کے قہر سے کوئی بچانے والا نہیں مگر جس پر وہ خود مہربانی کرے اور باپ بیٹے یہ باتیں کر رہے تھے کہ) دونوں کے درمیان میں ایک موج آحائل ہوئی (اور) دوسروں کے ساتھ اس کو بھی غرق کر دیا گیا۔

یہ حادثہ بے خبری میں پیش نہیں آیا تھا بلکہ مدتوں پہلے علاقہ بھر میں اس کی دھوم تھی۔ مگر آہ! جب اللہ کے قہر کی بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلے ان کو نظر آئے۔ اس وقت بھی انہوں نے مادی وسائل پر تکیہ کیا۔ اور حق مثال نے ان کفار کے سلسلہ میں جس مایوسی کا اظہار کیا تھا۔ وہ بات آخر سچی ہو کر رہی۔

دیوانگی اور سادہ لوحی کا الزام

ہر داعیٔ حق اور اہلِ بصیرت پر فساق اور دشمنانِ عقل نے، پاگل پن، سادہ لوحی اور دیوانگی کا الزام لگایا ہے کہ یہ پچھلے وقتوں کے لوگ ہیں۔ ان کو موجودہ پیچیدگیوں اور جدید تقاضوں کا کیا پتہ؟ بہرحال یہ الزام حضرت نوح علیہ السلام پر بھی لگایا گیا، کہا:

اِنْ هُوَ اِلَّا رَجُلٌۢ بِهٖ جِنَّةٌ فَتَرَبَّصُوْا بِهٖ حَتّٰى حِيْنٍ ○ [۲]

ہو نہ ہو بس یہ ایک آدمی ہے جس کو جنون ہو گیا ہے۔ سو ایک وقت (خاص) تک اس (کے انجام) کا انتظار کرو۔

[۱] پ۱۲۔ ہود۔ ع ۴ [۲] پ۱۸۔ المومنون۔ ع ۲

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ان کی ان گستاخانہ حرکتوں کو دیکھ کر آپ کے دل سے ہوک اٹھتی ہے اور بیساختہ ان کی زبان سے یہ فریاد نکل جاتی ہے :-

رَبِّ انْصُرْنِي بِمَا كَذَّبُونِ ۝ [1] الٰہی انہوں نے مجھے جھٹلا دیا ہے (اب) تو ہی میری مدد فرما۔

(باقی آئندہ)

کاش انساں کے دل میں غمِ انساں ہوتا

از عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیر کوٹلوی رحمانیہ دارالکتب لائلپور

ذکر تیرا مری تسکیں کا ساماں ہوتا — کاش یوں دردِ دلِ زار کا درماں ہوتا
میں کچھ اس طرح تری راہ میں قرباں ہوتا — جو مجھے دیکھتا انگشت بدنداں ہوتا
دیکھ کر شوقِ مدینہ میں تڑپتا میرا — کوئی خنداں، کوئی حیراں، کوئی گریاں ہوتا
اہلِ دولت جو ادا کرتے حقوقِ فقراء — فقرِ دولت سے نہ یوں دست دگریباں ہوتا
بوئے الفت سے مہک اٹھتا چمن زارِ حیات — کاش انساں کے دل میں غمِ انساں ہوتا
یوں الجھتا نہ مسلماں سے مسلماں کوئی — گر مسلمان حقیقت میں مسلماں ہوتا
یہ فسادات کے طوفان نہ اٹھتے ہرگز — تو اگر واقفِ رہِ سنت و قرآں ہوتا
ہوتی سو جان سے دنیا ترے قدموں پہ نثار — یوں نہ دنیا پہ اگر دل ترا قرباں ہوتا
آج بھی ہوتی جہاں بانی ترے قدموں میں — تو اگر طارقؒ و خالدؓ سا مسلماں ہوتا
یاد ہوتا تجھے اے دل، جو کہیں یومِ حساب — زندگی بھر نہ کبھی مائل عصیاں ہوتا

سامنے ہوتا اگر موت کا نقشہ عاجزؔ!
آدمی شوکتِ دنیا پہ نہ نازاں ہوتا،

© rasailojaraid.com